سونا چاندی اور رقم نصاب سے کم ہوں، لیکن مجموعی قیمت نصاب کے برابر ہو تو زکوٰۃ و قربانی کا حکم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-155

تاریخ اجراء: 07 ذوالحجۃ الحرام 1436ھ / 22 ستمبر 2015ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کے پاس تین چار تولے سونا، دس بارہ تولے چاندی اور تقریباً پچیس ہزار روپے رکھے ہیں اور ان پر سال بھی پورا ہو چکا ہے، ان تینوں چیزوں میں سے کوئی بھی نصاب کو نہیں پہنچتی، تو اس صورت میں اس پر زکوٰۃ اور قربانی واجب ہو گی یا نہیں؟

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسؤلہ میں شخص مذکور صاحب نصاب ہے اور اس نصاب پر سال بھی پورا ہو چکا ہے، تو اب سونے، چاندی اور رقم کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا اس پر فرض ہے اور ایام قربانی میں اس مال کی موجودگی کی صورت میں اس پر قربانی بھی واجب ہے۔

در مختار میں ہے: ”نصاب الذھب عشرون مثقالا والفضة مائتا درھم أو عرض تجارة قیمته نصاب من ذھب أو ورق مقوما بأحدھما ربع عشر۔“ یعنی سونے کا نصاب بیس مثقال اور چاندی کا دو سو درہم ہے یا تجارت کا سامان جس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر ہو اس پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 3، ص 224، مطبوعہ ملتان)

اسی میں ہے: ”وشرط کمال النصاب فی طرفی الحول فی الإبتداء للانعقاد وفی الإنتھاء للوجوب فلا یضر نقصانه بینھما فلو ھلک کله بطل الحول“ یعنی سال کی دونوں طرفوں (اول و آخر) میں نصاب پورا

ہونا شرط ہے، ابتدا میں انعقاد کے لیے اور انتہا میں وجوب کے لیے، ان دونوں کے درمیان نصاب میں کمی اس کو ضرر نہیں دیتی۔ اگر سارا مال ہلاک ہو گیا، تو پھر سال باطل ہو جائے گا۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد3، ص233، مطبوعہ ملتان)

مفتی وقارالدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ”تیسری صورت یہ ہے کہ سونا مقدار نصاب سے کم ہے، لیکن اس کے ساتھ وہ چاندی یا روپے وغیرہ کا بھی مالک ہے، تو اس وقت وزن کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ قیمت کا اعتبار ہوگا، لہذا سونے کی قیمت لگائی جائے گی اور چاندی کی قیمت اور نقد روپوں سب کو سونے کی قیمت کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے گا کہ اگر یہ مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زائد ہے، تو اس پر زکوۃ فرض ہے اور اگر ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت سے کم ہے، تو اس پر زکوۃ فرض نہیں ہوگی۔“ (وقارالفتاوی، جلد2، ص387، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن قربانی کے نصاب کے بارے میں فرماتے ہیں: ”قربانی واجب ہونے کے لیے صرف اتنا ضرور ہے کہ وہ ایام قربانی میں اپنی تمام اصلی حاجتوں کے علاوہ 56 روپے کے مال (ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کی مقدار) کا مالک ہو، چاہے وہ مال نقد ہو یا بیل یا بھینس یا کاشت۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، ص370، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر مزید فرماتے ہیں: ”صاحب نصاب جو اپنے حوائج اصلیہ سے فارغ چھپن روپے کے مال (ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت) کا مالک ہو اس پر قربانی واجب ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، ص371،372، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net